ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.7,Issue No.2 (2025)
(April to June)

اُردو کی آواز: مصمتوں کی صوتیاتی ساخت کا مطالعہ

The Sound of Urdu: A Phonetic Study of Consonantal Structure

نزاکت نعیم
ایم۔فل اُردو اسکالر، شعبہ اُردو، سپیریر یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس
ڈاکٹر عظیم اللہ جندران
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، سپیریر یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس

Nazakat Naeem
M.Phil Scholar, Department of Urdu, Superior University, Faisalabad.
nazakatrai15@gmail.com
Dr. Azeemullah Jundran
Assistant Professor, Department of Urdu, Superior University, Faisalabad.
aujundran@gmail.com

Abstract:
This study provides a comprehensive phonetic analysis of the consonants in the Urdu language, examining their classification, places of articulation, and distinct phonetic features. By integrating both linguistic and literary approaches, the research explores how the phonetic structure of Urdu not only shapes its spoken form but also contributes to the aesthetic quality of its poetry and prose. The study delves into the role of consonants in the rhythm and sound patterns of Urdu, offering a nuanced understanding of its phonological system. The findings highlight the significance of these phonetic elements in enhancing pronunciation, language teaching, and the art of Urdu literature.

Keywords: Consonants, Phonetic, Pronunciation, Language, Classification, Pattern, language teaching, enhancing pronunciation

زبان انسانی ذہن کی وہ حیرت انگیز تخلیق ہے جو نہ صرف خیالات، جذبات اور احساسات کی ترسیل کا ذریعہ ہے بلکہ انسانی تمدن، ثقافت اور علم کا سب سے بڑا امین بھی ہے۔ ہر زبان کا ایک صوتی نظام ہوتا ہے جو اس کی پہچان اور حسن کا بنیادی حوالہ بنتا ہے۔ اردو زبان بھی اسی زنجیر کی ایک خوبصورت کڑی ہے، جو اپنے صوتی حسن، نرمی، لطافت اور فطری ہم آہنگی کے باعث دنیا کی خوبصورت زبانوں میں شمار ہوتی ہے۔ اردو زبان کے صوتی نظام میں مصمتے (consonants) ایک بنیادی اور مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ مصمتے وہ آوازیں ہیں جن کی ادائیگی کے وقت سانس کا بہاؤ کسی نہ کسی رکاوٹ سے گزرتا ہے، اور یہی رکاوٹ اس آواز کو ایک مخصوص صوتی شناخت عطا کرتی ہے۔ اردو کے مصمتے نہ صرف زبان کی ساخت اور الفاظ کی بناوٹ میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں بلکہ یہ زبان کی آہنگ، روانی اور موسیقیت میں بھی مرکزی اہمیت کے حامل ہیں۔

مصمتوں کی شناخت، ان کے مخرج، ادائیگی کے مقامات، اور اندازِ ادا کو سائنسی اصولوں کی روشنی میں پرکھنا صوتیات (Phonetics) کا دائرۂ کار ہے، جو زبان کی آوازوں کو محض سُننے یا بولنے کی سطح سے بلند کر کے ایک سائنسی مشاہدے اور تجزیے کی سطح پر لے آتا ہے۔ اردو کے مصمتوں کا صوتیاتی جائزہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ آوازیں کیسے تشکیل پاتی ہیں، ان میں باہمی فرق کی بنیادیں کیا ہیں، اور کس طرح زبان اپنے صوتی اجزاء کے ذریعے ایک مربوط نظام کی تشکیل کرتی ہے۔ اردو کے مصمتے دندانی، حلقی، شجری، نرم آوازی، سخت آوازی، مجہول و مہجور اور دیگر کئی صوتی صفات کے حامل ہوتے ہیں، جن کا مطالعہ ہمیں نہ صرف زبان کے اندرونی نظام کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے بلکہ مختلف لہجوں، بولیوں اور علاقائی رنگوں کو بھی سائنسی انداز میں پرکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

یہ مضمون اردو زبان کے مصمتوں کا صوتیاتی تجزیہ پیش کرتا ہے، جس میں ہم نہ صرف ان کی اقسام اور صفات پر غور کریں گے بلکہ یہ بھی دیکھیں گے کہ یہ مصمتے اردو کی ادبی لطافت، شعری آہنگ، اور تہذیبی بیان میں کس طرح ایک کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ یوں یہ مطالعہ زبان کی فطری ساخت اور اس کے جمالیاتی پہلوؤں کے درمیان ایک خوبصورت پل باندھنے کی سعی ہے، جو علم و ادب دونوں کے ذائقے سے لبریز ہے

جب ہوا کو منہ میں کسی مقام پر روک کر یا اسے کسی تنگ راستے سے گزارا جائے تو اس حالت میں جو آوازیں نکلتی ہیں انہیں مصمتے کہا جاتا ہے۔ مصمتے کی ادائیگی زبان کے مختلف جگہوں پر حرکت، ہوا کو روکنے یا مختلف اعضائے تکلم کی مدد سے ممکن ہوتی ہے۔ ڈاکٹر گوپی چند ان آوازوں کی ادائیگی درج ذیل طریقوں سے بیان کی ہے:

"آوازوں کی نوعیت کے اعتبار سے ان کی پانچ خاص قسمیں ہیں:

ا۔ ہوا کے راستے کو مکمل طور پر بند کر کے اس کے دباؤ کو منہ یا گلے میں کسی بھی مقام پر روک دینے سے جو آوازیں پیدا ہوتی ہیں انہیں بندشی (Stop) کہتے ہیں۔ مثلاً پ، ب، ت، د، ٹ، ڈ، ک، گ۔"(۱)

ڈاکٹر گوپی چند نے پہلے طریقے میں بتایا ہے کہ کس طرح آواز کو ادا کیا جا سکتا ہے یعنی ہوا کے راستے کو مکمل طور پر بند کر دیا جاتا ہے اور کسی جگہ سے ہوا کو روک آواز پیدا کی جاتی ہے، چوں کہ اس طریقۂ صوت میں منہ کو مکمل بند کر کے ہوا کو روک کر آواز پیدا کی جاتی ہے۔ اس لیے اسے بندشہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ ان الفاظ کی مثالیں درج ذیل ہیں:

پال، بال، دال، دل، بادو غیرہ۔

> "ہوا کے راستے میں کسی بھی مقام پر انقبضاض پیدا کر کے دور یا پتلے شگاف کا چھوٹا راستہ باقی رہنے دیا جائے تا کہ ہوا کو اس میں سے نکلتے ہوئے نسبتاً زیادہ زور لگانا پڑے۔ ایسی آوازیں صفیری (Spirants) کہتے ہیں۔ مثلاً ش، ژ، خ، غ۔"(۲)

اس طریقۂ صوت میں آواز کو منہ کے ایک پتلے سے شگاف سے گزارا جاتا ہے۔ بندشی مصمتوں کی ادائیگی میں آواز کو مکمل طور پر بند کر کے پھر نکالا جاتا ہے، جب کہ اس میں آواز کو منہ کے باریک شگاف سے زور دار جھٹکے سے نکالا جاتا ہے۔ اس انداز کو اہلِ زبان نے صفیری مصمتے کا نام دیا ہے، اس کی مثالیں درج ذیل ہیں:

زن، بارش، مغرب، بہار، فیل وغیرہ۔

"منہ میں ہوا کے گرنے کے درمیانی راستے میں اٹکاؤ پیدا کر دیا جاتا ہے۔ لیکن زبان کے ایک طرف یا دونوں طرف تھوڑا سا راستہ کھلا رہے۔ اس پیدا ہونے والی آوازوں کو پہلوی کہتے ہیں۔ مثلاً ل (کال، لال)۔"(۳)

آواز پیدا کرنے کا یہ طریقہ باقیوں سے قدرے مختلف ہے۔ اس میں زبان کے پھل کو اوپری دانتوں کی جڑوں سے جوڑ کر طرفین سے جگہ کھلی چھوڑ دی جاتی ہے کہ ہوا کے اخراج کے ساتھ آواز پیدا ہو سکے۔ یہ بات بتانا ناگزیر ہے کہ اس طریقۂ صوت میں ایک لفظ ہی ادا کیا جاتا ہے۔

"ہوا کے گزرنے سے اگر منہ کا کوئی اندرونی لچک دار حصہ مرتعش ہو اٹھے تو ارتعاشی Trill آواز کہتے ہیں۔ ارتعاش کی یہ کیفیت اگر نہایت مختصر ہے اور ہوا کے گزرنے سے صرف ایک ہی تھپک پیدا ہو تو اسے تھپک دار (Elap) آواز کہتے ہیں۔ مثلاً ر، ڈ (ہار، پاڑ، گُر، گڑ) وغیرہ۔"(۴)

"آخری قسم کی آوازیں وہ ہیں جنہیں پیدا کرنے کے لیے ہوا کے گزرنے کا راستہ نسبتاً کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے، لیکن زبان اور ہونٹوں کی مختلف حرکات سے منہ کے اندرونی حصے کی شکل میں تغیر و تبدل کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے پیدا ہونے والی آوازوں کو مصوتے کہا جاتا ہے۔"(۵)

گوپی چند نارنگ کے اس بیان کے مطابق ابتدائی مصمتے چار ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ بندشی مصمتے　۲۔ صفیری مصمتے　۳۔ پہلوی مصمتے　۴۔ تھپک دار مصمتے

مصمتوں کی مزید تقسیم مقام تلفظ کی بنا پر کی جاتی ہے۔ آوازوں کی ادائیگی اور مخارج کے سبب ماہرین صوتیات نے مصمتوں کو مزید درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ دولبی　۲۔ لب دنتی　۳۔ دنتی
۴۔ لثوی　۵۔ معکوسی　۶۔ تالوی
۷۔ غشائی　۸۔ لہاتی　۹۔ حلقی

ان مصمتوں کی تقسیم درج ذیل ہے:

1۔ دولبی مصمتے: ایسے مصمتے جن کی ادائیگی میں دونوں ہونٹ استعمال ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: "ب"، "پ"، "م"

2۔ لب دنتی مصمتے: جب اوپری دانت اور نچلا ہونٹ مل کر آواز پیدا کرتے ہیں تو وہ مصمتے لب دنتی کہلاتی ہیں۔ مثلاً "ف"

3۔ دنتی مصمتے: جب زبان کی نوک اوپری جبڑے سے ٹکراتی ہوئی آواز پیدا کرتی ہے تو وہ دنتی مصمتے کہلاتے ہیں۔ مثلا "ت"، "د"

4۔ لثوی مصمتے: جب زبان کی نوک اوپری جبڑے کی جڑوں اور مسوڑھوں سے ٹکراتی ہوئی آواز پیدا کرتی ہے تو وہ لثوی مصمتے کہلاتے ہیں۔ مثلاً "ن"، "س"

5۔ معکوسی مصمتے: جب زبان کی نوک الٹ کر سخت تالو سے لگتی ہے تو پیدا ہونے والی آواز کی معکوسی مصمتے کہتے ہیں۔ مثلاً "ٹ"، "ڑ"

6۔ تالوی مصمتے: جب زبان کی نوک سے نسبتاً نچلا حصہ سخت تالو کو چھوتے ہوئے آواز پیدا کرتا ہے تو اس کو تالوی مصمتے کہا جاتا ہے۔ مثلاً "ج"، "ش"

7۔ غشائی مصمتے: جب زبان کا پچھلا حصہ اوپر کے نرم تالو کو چھوتا ہوا آواز پیدا کرتا ہے تو وہ غشائی مصمتے کہلاتے ہیں۔ مثلاً "خ"، "ک"

8۔ لہاتی مصمتے: جب زبان کا پچھلا حصہ حلق میں لہات (کوے) کو چھوتا ہوا آواز پیدا کرتا ہے تو اسے لہلاتی مصمتے کہا جاتا ہے۔ مثلاً "ق"

9۔ حلقی مصمتے: جب اعضائے صوت ایک دوسرے کو چھوئے بغیر حلق سے ہوا کے ذریعے آواز پیدا کی جائے تو وہ حلقی مصمتے کہلاتے ہیں۔ مثلاً "ہ"

مسموع، غیر مسموع اور ہکاری آوازیں:

مصمتوں کے مطالعہ میں مسموع، غیر مسموع اور ہکاری آوازوں کی جان کاری بھی ناگزیر ہے۔

مسموع آوازیں:

آواز کی ادائیگی کے وقت اگر صوت تانت (Vocal cards) مرتعش ہوں تو وہ مسموع آوازیں کہلاتی ہیں۔ مثلاً "پ"

غیر مسموع:

جب آوازوں کی ادائیگی کے وقت صوت تانت مرتعش نہ ہوں تو وہ آوازیں غیر مسموع کہلاتی ہیں۔ مثلاً "ب" وغیرہ۔

ہکاری آوازیں:

جب کسی مصمتے کو ادا کرتے وقت ہوا پھونک کے ساتھ یا قدرے سرعت سے باہر نکلے تو اس آواز کو ہکاری کہا جاتا ہے۔ درج ذیل تمام آوازیں ہکاری ہیں:

تھ، دھ، ٹھ، ڈھ، چھ، جھ، کھ، گھ وغیرہ۔

اردو کے بنیادی مصمتوں کی تعریف و تفصیل درج ذیل ہیں:

اردو کے بندشی مصمتے: جب ہوا کو منہ میں کسی مقام پر روک کر مکمل طور پر بند کر دیا جائے پھر ہوا کا دباؤ بڑھا کر سانس کو ایک جھٹکے سے خارج کیا جائے تو اس آواز کو بندشی کہا جاتا ہے۔ اردو کے بندشی مصمتے بہت سے ہیں۔ ان مصمتوں کے حوالے سے ڈاکٹر محبوب عالم خان لکھتے ہیں:

> "اردو میں اکیس بندشی مصمتے ہیں۔ ان میں مخرج کے اعتبار سے چار دولبی، چار دندانی، چار حنکی معکوسی، چار حنکی غیر معکوسی، چار غشائی اور صرف ایک لہاتی مصمتہ شامل ہیں۔"(۶)

بندشی مصمتوں کی درجہ بندی:

دولبی بندشی مصمتے:

ان کی تعداد چار ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

پ(p)، پھ(ph)، ب(b)، بھ(bh)

دندانی بندشی مصمتے:

ان کی تعداد بھی چار ہے:

ت(t)، تھ(th)، د(d)، دھ(dh)، ر(r)

حنکی معکوسی بندشی مصمتے:

ٹ(t)، ٹھ(th)، ڈ(d)، ڈھ(dh)

حنکی غیر معکوسی بندشی مصمتے:

چ(c)، چھ(ch)، ج(j)، جھ(jh)

غشائی بندشی مصمتے:

ک(k)، کھ(kh)، گ(g)، گھ(gh)

لہاتی بندشی مصمتے:

ق(q)

اُردو کے تکریری مصمتے:

اردو کے تکریری مصمتوں کو عرفِ عام میں تھپک دار (Flapped) مصمتے بھی کہا جاتا ہے:

> ''تلفظ کے لحاظ سے ان مصمتوں کی ادائیگی کرنے میں زبان کے پھل کو اوپر لے جا کر ایک دم ہوا خارج کر دی جاتی ہے۔ اس وقت ایک تھپک دار سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ عام کتب میں اس کے لیے تھپک دار کا لفظ ہی استعمال ہوتا ہے لیکن فرہنگِ اصطلاحات لسانیات (ترقی اردو بورڈ نئی دلی) نے اس کے لیے جو اصطلاح استعمال کی ہے وہ ''تکریری'' مصمتے کی ہے۔''(۷)

اُردو کے تکریری مصمتوں کی درجہ بندی:

اردو میں تکریری یا تھپک دار مصمتوں کی تعداد چار ہے جن میں دو دندانی اور دو حنکی معکوسی ہیں جن کی تفصیل ذیل میں بیان کی گئی ہے:

دندانی تکریری مصمتے:

ر(r)، رہ(rh)

حنکی تکریری مصمتے:

ڑ(r)، ڑھ(rh)

اُردو کے انفی مصمتے:

جب کسی مصمتے کو ادا کرتے وقت ہوا کو ناک کی نالی سے گزارا جائے تو اس عمل کو انفیت کہا جاتا ہے اور اس انداز میں نکلنے والی آوازیں انفی مصوتے کہلاتے ہیں۔ ان آوازوں کے ادا کرتے وقت منہ میں کسی جگہ پر ہوا کو روک کر پردہ شکم کے دباؤ کے ذریعے ہوا کو انفی کوزے (ناک کا خلا) کے ذریعے آواز نکالی جاتی ہے۔ اردو میں انفی مصمتے درج ذیل ہیں:

یہ کل چار مصمتے ہیں جن میں دو مصمتے دولبی جب کہ باقی دو دندانی مصمتے ہیں:

دولبی انفی مصمتے:

م (m)، مھ (mh)

دندانی انفی مصمتے:

ن (n)، نھ (nh)

شمشاد زیدی نے انفی مصمتوں کا ایک چارٹ پیش کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

1۔	ایں	اینٹ	نیند	دیں
2۔	اِں	انگلینڈ	کھینچا	
3۔	ایں	اینڈوا	گیند	مِیں
4۔	اَیں	اَینٹھ	قینچی	مَیں
5۔	اَں	اندھیرا	ہنس	
6۔	اُوں	اونچا	سونڈ	جُون
7۔	اُں	اُنڈیل	مُنڈ	
8۔	اُوں	اوندھا	گوند	بھادوں
9۔	اَوں	اونٹ	چوندھ	بھوں
10۔	آں	آنچ	کانچ	روں

اُردو کے پہلوی مصمتے:

اِن مصمتوں کو ادا کرتے وقت زبان کی نوک کو دانتوں کی جڑوں (مسوڑھوں) کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ اس حالت میں زبان قدرے سُکڑی ہوئی ہوتی ہے۔ صوتی پردوں میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے پہلوی مصمتے مسموع ہوتے ہیں۔ اردو میں دو پہلوی مصمتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

لثوی پہلو مصمتے:

ل (l)، لھ (lh)

اُردو کے صفیری مصمتے:

ان مصمتوں کو ادا کرتے وقت ہوا کو دہن میں کسی بھی مقام پر روک کر ایک رگڑ سے آواز پیدا کی جاتی ہے۔ اردو میں ان مصمتوں کی تعداد دس ہے جن میں پانچ مسموع اور پانچ غیر مسموع ہیں۔ بعض مصمتوں میں مسموع اور غیر مسموع کو آپس میں جوڑ کر آواز پیدا کی جاتی ہے۔ ان مصمتوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ لب دنتی غیر مسموع صفیری مصمتے:

ف(f)

۲۔ لب دنتی مسموع صفیری مصمتہ:

و(v)

۳۔ لثوی غیر مسموع صفیری مصمتہ:

س، ص، ث(s)

یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ ان تینوں مصمتوں کی ادائیگی اردو زبان میں بالکل ایک جیسی ہے۔ ان مصمتوں کو ادا کرتے وقت زبان کی نوک کو دانتوں کے مسوڑھوں کے قریب لا کر ہوا کا راستہ تنگ کر دیا جاتا ہے اور اس تنگ راستے سے آواز رگڑ کھاتی ہوئی نکلتی ہے۔

۴۔ لثوی مسموع صفیری مصمتہ:

ز، ذ، ض، ظ(z)

۵۔ حنکی غیر معکوس، غیر مسموع صفیری مصمتہ:

ش(s)

۶۔ حنکی غیر معکوس مسموع صفیری مصمتہ:

ژ(z)

۷۔ غشائی غیر مسموع صفیری مصمتہ:

خ(x)

۸۔ غشائی مسموع صفیری صمتہ:

غ(r)

۹۔ لہائی غیر مسموع صفیری مصمتہ:

ی۔ے(y)

۱۰۔ لہائی مسموع صفیری مصمتہ:

ہ۔ح(h)

اُردو مصمتوں کا چارٹ: بند شی مصمتے

نمبر شمار	مصمتہ	حروف	مثالیں
۱۔	غیر مسموع دولبی بند شی مصمتے	پ(p)	پال، ناپ
۲۔	مسموع دولبی بند ش مصمتے	ب(b)	بال، آفتاب
۳۔	غیر مسموع دنتی بند شی مصمتے	ت(t)	تان، بنتا، لات
۴۔	مسموع دنتی بند شی مصمتے	د(d)	دل، باد
۵۔	غیر مسموع معکوشی بند شی مصمتے	ٹ(t)	ٹاٹ، جاٹ
۶۔	مسموع معکوسی بند شی مصمتے	ڈ(d)	ڈال، وارڈ
۷۔	غیر مسموع تالوی بند شی مصمتے	چ(c)	چابی، ناچ
۸۔	مسموع تالوی بند شی مصمتے	ج(j)	جناب، کاج
۹۔	غیر مسموع غشائی بند شی مصمتے	ک(k)	کاک، پاک
۱۰۔	مسموع غشائی بند شی مصمتے	گ(g)	گلاب، رنگ
۱۱۔	غیر مسموع لہائی بند شی مصمتے	ق(q)	قمیص، رمق
۱۲۔	غیر مسموع ہکاری دولبی بند شی مصمتے	پھ(ph)	پھول
۱۳۔	مسموع ہکاری دولبی بند شی مصمتے	بھ(bh)	بھائی، گوبھی
۱۴۔	غیر مسموع ہکاری بند شی مصمتے	تھ(th)	تم، رِتھ
۱۵۔	مسموع ہکاری بند شی مصمتے	دھ(dh)	دھاک، سدھ
۱۶۔	غیر مسموع ہکاری معکوسی بند شی مصمتے	ٹھ(th)	ٹھاٹ، کاٹھ
۱۷۔	مسموع ہکاری معکوشی بند شی مصمتے	ڈھ(dh)	ڈھانپ
۱۸۔	غیر مسموع ہکاری تالوی بند شی مصمتے	چھ(ch)	چھاپ، پوچھ
۱۹۔	مسموع ہکاری تالوی بند شی مصمتے	جھ(jh)	جھول، بجھ
۲۰۔	غیر مسموع ہکاری غشائی بند شی مصمتے	کھ(kh)	کھانا، راکھ
۲۱۔	مسموع ہکاری غشائی بند شی مصمتے	گھ(gh)	گھاس، گھر

صفیری مصمتے:

۱۔	غیر مسموع حلقی صفیری مصمتے	ہ(h)	ہاتھی، راستہ
۲۔	مسموع غشائی صفیری مصمتے	غ(r)	غازی، غار
۳۔	غیر مسموع غشائی صفیری مصمتے	خ(x)	خراش، کاخ
۴۔	مسموع تالوی صفیری مصمتے	ژ(s)	ژالہ ویژن
۵۔	غیر مسموع تالوی صفیری مصمتے	ش(s)	شراب، خراش

۶۔	مسموع لثوی صفیری مصمتے	ز(z)	زر، جہاز
۷۔	غیر مسموع لثوی صفیری مصمتے	س(s)	سپر، ساس
۸۔	غیر مسموع لب دنتی صفیری مصمتے	ف(f)	فرق، آفت

اُردو کے انفی مصمتے:

۱۔	مسموع دولبی انفی مصمتے	م(m)	مقدر، کرم
۲۔	مسموع لثوی انفی مصمتے	ن(n)	نماز، کان

اُردو کے پہلوی مصمتے:

اردو میں صرف ایک پہلوی مصمتہ ہے:

۱۔	مسموع لثوی پہلوی مصمتہ	ل(l)	لاش، لال

اُردو کے ارتعاشی و تھپک دار مصمتے:

اردو میں صرف ایک مصمتہ ارتعاشی اور ایک تھپک دار ہے۔

۱۔	مسموع لثوی ارتعاشی مصمتے	ر(r)	رال، کار
۲۔	مسموع ہکاری معکوشی تھپک دار مصمتے	ڑھ(rh)	داڑھی، باڑھ

مصمتی خوشے:

مصوتوں کی طرح مصمتوں میں بھی یہ اصول لاگو ہوتا ہے کہ جب دو یا زیادہ الفاظ اس طرح ایک ساتھ تلفظ کے ساتھ ادا ہوں کہ ان میں کوئی مصوتہ ادا نہ ہو۔ تو وہ مصمتی خوشے کہلاتے ہیں۔ مصمتی خوشوں کے حوالے سے شمشاد زیدی یوں رقم طراز ہیں:

"جب الفاظ کے شروع یا آخر میں دو یا دو سے زائد مصمتے ایک ساتھ اس طرح تلفظ ہوتے ہیں کہ ان کے درمیان کوئی مصوتہ نہیں بولا جاتا تو ایسے مصمتوں کو مصمتی خوشے کہا جاتا ہے۔"(۸)

مصمتی خوشے دو طرح کے ہوتے ہیں:

۱۔ ابتدائی مصمتی خوشے　　۲۔ آخری مصمتی خوشے

فونیمیات:

کسی بھی زبان کے آوازوں کے علم میں فونیمیات کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اردو کے مصمتوں کے مطالعہ میں فونیمیات کی جان کاری ناگزیر ہے۔ اگر ہم صوتیات اور فونیمیات کے بنیادی فرق کا جائزہ لیں تو بات واضح ہے کہ صوتیات کسی بھی زبان کی آواز سے بحث کریت ہے جب کہ فونیمیات کسی مخصوص زبان کی مخصوص آوازوں کا مطالعہ کرتی ہے۔ بقول اقتدار حسین خاں:

"یہ آوازوں کا ایسا کنبہ یا درج ہے جس کے رکن صوتی اعتبار سے ایک ہوتے ہیں
اور جو آپس میں تکمیلی بٹوارے میں ہوں۔"(۹)

کسی بھی زبان کی آوازیں لاتعداد ہوتی ہیں۔ ان تمام کا مطالعہ ممکن نہیں۔ فونیمیات صرف اُن آوازوں کا مطالعہ کرتی ہے جو کسی بھی زبان میں قابلِ فہم آوازیں ہوتی ہیں۔ کسی بھی فونیم کے لیے / / علامت استعمال کی جاتی ہے۔ اردو کے اکثر حروف ادائیگی کے

وقت ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں۔ املا میں تو تھوڑا سا فرق ہوا ہے لیکن ادائیگی میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا۔ فونیمیات میں اقلی جوڑے کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ اردو کے مصمتی فونیم کے اقلی جوڑوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

مصمتی فونیم کے اقلی جوڑے:

/ب/	/پ/	بند شی مصمتے
/ت/	/د/	دنتی مصمتے
/ٹ/	/ڈ/	معکوسی مصمتے
/ج/	/چ/	حنکی مصمتے
/ک/	/گ/	غشائی مصمتے
/پ/	/پھ/	دولبی، ہکاری مصمتے
/ب/	/بھ/	دولبی، ہکاری مصمتے
/ت/	/تھ/	دنتی، ہکاری مصمتے
/د/	/دھ/	دنتی، ہکاری مصمتے
/ٹ/	/ٹھ/	معکوسی، ہکاری مصمتے
/ڈ/	/ڈھ/	معکوسی، ہکاری مصمتے
/چ/	/چھ/	تالوی، ہکاری، مصمتے
/ج/	/جھ/	تالوی، ہکاری مصمتے
/ک/	/کھ/	غشائی، ہکاری مصمتے
/گ/	/گھ/	غشائی، ہکاری مصمتے
/ڑ/	/ڑھ/	معکوسی، ہکاری مصمتے
/م/	/ن/	دولبی انفی، لثوی انفی مصمتے

اردو حروفِ تہجی کی درجہ بندی:

اردو زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد ۳۶ ہے جبکہ اس کی آوازیں سینتالیس ہیں۔ جن میں سے اکثر عربی اور فارسی سے مستعار ہیں۔ ان میں کچھ مخلوط حروف ہیں جو دو حروف سے مل کر بنتے ہیں۔ مثلاً کھ، لھ وغیرہ۔ ان حروف میں سے ''ء'' کو بطورِ حرف نہیں مانا جاتا۔ لیکن قدیم اردو میں اسے حروف کی حیثیت حاصل تھی۔ کچھ الفاظ ایسے الفاظ موجود ہیں جس میں ''ء'' کو ایک حرف کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

ہ۔ح:

ان دونوں کی ادائیگی ایک طرح کی ہے۔ اردو میں حرف ''ہ'' کی ادائیگی دو طرح ہوتی ہے:

۱۔ ہائے مختفی: ایسی ''ہ'' جو کھل کر نہ پڑھی جائے، مثلاً راستہ، دانہ وغیرہ۔

۲۔ ہائے ملفوظی: ایسی ''ہ'' جو کھل کر پڑھی جائے اسے ہائے ملفوظی کہا جاتا ہے۔ مثلاً واہ، آہ وغیرہ۔

ک۔ق:

عربی صوت میں ان دونوں حروف کو جدا جدا طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔ لیکن اردو میں دونوں حروف کی ادائیگی یکساں ہے یعنی ماہرین لسانیات ان دونوں حروف کو ایک ہی فونیم گردانتے ہیں۔

ت۔ط:

یہ دونوں حروف بھی صوتی اعتبار سے ہم آواز ہیں، "ط" غشائی جب کہ "ت" دنتی مصمتہ ہے۔

م۔ن:

یہ دونوں اردو کے انفی مصمتے ہیں۔ ان دونوں کی اصوات میں معمولی سا فرق ہے۔

ز، ذ، ض اور ظ:

ماہرین صوتیات نے ان تمام حروف کی یکساں اصوات کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ حروف ایک جیسی آواز کے حامل ہیں۔

ی۔ے۔ژ:

ان تینوں حروف کی ادائیگی بھی یکساں ہے۔ ان میں حروف "ژ" خاص فارسی حرف ہے۔ اردو میں یہ حرف "ی" صوت کا حامل ہے جب کہ سنسکرت میں اس کا صوت "ج" بولا جاتا ہے۔

س۔ص۔ث:

اردو میں تینوں حروف کی اصوات یکساں ہیں۔ ان میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔

مشدد مصمتے:

جب ایک مصمتے کو دوبارہ بولا جائے یا اُس پر زور دے کر ادا کیا جائے تو وہ مشدد مصمتہ کہلاتا ہے۔ مثلاً بچہ، مرغن، رقاصہ۔

مسعود حسین خان نے اردو مصمتوں کی درج ذیل ترتیب بیان کی ہے:

۱۔ خالص ہندی آوازیں:

پھ، تھ، ٹھ، چھ، کھ، بھ، دھ، ڈھ، جھ، گھ، ٹ، ڈ، ڑ، ڑھ

۲۔ خالص فارسی:

ژ

۳۔ خالص عربی:

ق

۴۔ ہندی فارسی مشترک:

ب، پ، ت، ج، چ، د، ر، س، ش، ک، گ، ل، م، ن، و، ہ، ی

۵۔ ہندی عربی مشترک:

ب، ت، ج، د، ر، س، ش، ک، ل، م، ن، و، ہ، ی

۶۔ فارسی عربی مشترک:

ب، ت، ج، ح، خ، د، ر، ز، س، ش، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ہ، ی

۷۔ ہندی فارسی مشترک:

ب، ت، ج، د، ر، س، ش، گ، ل، م، ن، و، ہ، ی

دو چشمی ھ کے ساتھ جڑواں حروف اور ان کا تلفظ:

دو چشمی "ھ" اردو زبان میں ہکاریت کے لیے استعمال ہونے والا ایک حرف ہے۔ یہ حرف کہیں بھی تنہا استعمال نہیں ہوتا بلکہ حروف کی مرکب شکل میں استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں استعمال ہونے والے ان مرکب حروف کی مکمل تفصیل اور ان کی مثالیں درج ذیل ہیں:

حروف	صورت بندی	علامت IPA	مثالیں
بھ	Bh	(b^h)	بھوک، بھینس
پھ	Ph	(p^h)	پھل، پھینک
تھ	Th	(t^h)	تھالی، تھکا
ٹھ	Th	(t^h)	ٹھگ، ٹھوس
جھ	Jh	(j^h)	جھول، جھوک
چھ	Ch	(c^h)	چھینک، چھت
دھ	Dh	(d^h)	دھکا، دھونا
ڈھ	Dh	(d^h)	ڈھکا، ڈھول
رھ	Rh	(r^h)	اردو کا کوئی لفظ اس حرف سے شروع نہیں ہوتا۔ البتہ الفاظ کے درمیان یا آخر میں اس حرف لا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً بارھواں، پندرھواں وغیرہ۔
ڑھ	Rh	(r^h)	اردو کا کوئی لفظ اس حرف سے شروع نہیں ہوتا۔ البتہ الفاظ کے درمیان یا آخر میں اس حرف لا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً کڑھنا، پڑھائی وغیرہ۔
کھ	Kh	(k^h)	کھجور، کھود
گھ	Gh	(g^h)	گھاس، گھمنڈ
لھ	Lh	(l^h)	اردو کا کوئی لفظ اس حرف سے شروع نہیں ہوتا۔ البتہ الفاظ کے درمیان یا آخر میں اس حرف لا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً کلھاڑا، الھڑ وغیرہ

مھ	Mh	(m^h)	کمھار، تمھارا
نھ	Nh	(n^h)	دلھن، ننھا

ماحصل

اس تحقیق کے دوران، ہم نے اُردو زبان کے مصمتوں (consonants) کے صوتیاتی پہلوؤں کا گہرائی سے تجزیہ کیا اور ان کی ادبی اور لسانی اہمیت کو واضح کیا۔ اردو کے مصمتوں کی صوتیاتی ساخت نہ صرف زبان کی بنیادی خصوصیت ہے بلکہ یہ شاعری میں الفاظ کی موسیقیت اور اس کے تاثر کو بھی تشکیل دیتی ہے۔ اُردو شاعری کی فنی جمالیات میں مصمتوں کا اہم کردار ہے کیونکہ یہ نہ صرف الفاظ کی ساخت کو مضبوط کرتی ہیں بلکہ اشعار کی ہم آہنگی، توازن اور اثر کو بڑھاتی ہیں۔ اس تحقیق نے اُردو کے صوتیاتی ڈھانچے کی پیچیدگیوں کو اجاگر کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ زبان کے ہر صوتی عنصر، خاص طور پر مصمتوں، کی اپنے مخصوص اثرات ہیں جو ادب، خاص طور پر شاعری میں، بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اِس تجزیے سے یہ بھی واضح ہوا کہ اُردو زبان کے مصمتوں کی صحیح ادائیگی اور آوازوں کی ہم آہنگی پر تحقیق کرنے سے نہ صرف زبان سیکھنے والے افراد کو فائدہ پہنچ سکتا ہے بلکہ اُردو ادب اور لسانیات کے میدان میں نئی راہیں کھل سکتی ہیں۔ زبان کے صوتی پہلو، خاص طور پر مصمتوں، کی گہرائی میں جا کر ہم اُردو زبان کی اہمیت کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اور اس کے لسانی نظام کو نئے زاویوں سے جان سکتے ہیں۔

آخر کار، یہ تحقیق اُردو زبان کی صوتیاتی خصوصیات اور مصمتوں کے اہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ مستقبل میں اُردو لسانیات، ادب اور تعلیم میں مزید تحقیق کی ضرورت کو بھی بیان کرتی ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اُردو کی زبان و ادب کی گہری تفہیم فراہم کرنا ہے تاکہ یہ آوازوں اور الفاظ کی دنیا میں مزید ترقی کی راہ ہموار کر سکے۔

حوالہ جات

۱۔ گوپی چند نارنگ، اُردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو، دلی: آزاد کتاب گھر، ۱۹۶۴ء، ص:۱۶۔۱۷

۲۔ ایضاً، ص:۱۶۔۱۷

۳۔ ایضاً، ص:۱۶۔۱۷

۴۔ ایضاً، ص:۱۶۔۱۷

۵۔ ایضاً، ص:۱۶۔۱۷

۶۔ محبوب عالم خان، ڈاکٹر، اردو کا صوتی نظام، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۷ء، ص:۸۷

۷۔ ایضاً، ص ۱۰۰

۸۔ شمشاد زیدی، اردو زبان کا لسانیاتی تجزیہ، علی گڑھ: کتاب کار کٹھ پلا، ۱۹۷۹ء، ص:۳۴

۹۔ اقتدار حسین خاں، صوتیات و فونیمیات، نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغِ اردو، ۲۰۱۳ء، ص:۶۵

۱۰۔ عبدالرحمٰن طارق، ڈاکٹر، لسانیات ایک تعارف، مترجم: اصغر بشیر، کراچی: سٹی بک پوائنٹ، ۲۰۱۷ء، ص:۱۶

۱۱۔ محمد مسعود حسین خاں، A Course in Modern, Linguistics، نیویارک (امریکہ): سیکلمن کمپنی،

References in Roman Script:

1. Gopi Chand Narang, *Urdu ki Taleem ke Lisaniyati Pehlu*, Dilli: Azad Kitab Ghar, 1964, P: 16–17.
2. Ibid
3. Ibid
4. Ibid
5. Ibid
6. Mahboob Alam Khan, Dr., *Urdu ka Sooti Nizaam*, Islamabad: Muqtadira Qaumi Zaban, 1997, safha: 78.
7. Ibid: 100.
8. Shamshad Zaidi, *Urdu Zaban ka Lisaniyati Tajziya*, Aligarh: Kitab Kar Kath Pala, 1979, safha: 34.
9. Iqtadar Hussain Khan, *Sootiyat o Phonemiyat*, Nai Dilli: Qaumi Council Baraye Farog-e-Urdu, 2013, safha: 65.
10. Abdul Rehman Tariq, Dr., *Lisaniyat: Ek Taaruf*, mutarjim: Asghar Basheer, Karachi: City Book Point, 2017, safha: 16.
11. Muhammad Masood Hussain Khan, *A Course in Modern Linguistics*, New York (America): Seiklaman Company.